تحفۂ ذی الحجہ

مع

قربانی اور آقا ﷺ کی زبانی

از قلم

مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر

مکتبہ عرفان



اسلامی سال کے آخری مہینے

ذوالحجہ کے ۱۰ احکامات

کا دلنشیں اور مدلل تذکرہ

- حج
- قربانی
- عید الاضحیٰ
- تکبیراتِ تشریق
- ۹ دن کے روزے
- ۱۰ حسین راتیں
- حرمت والا مہینہ
- ۴ روزوں کی ممانعت
- یوم عرفہ
- بال اور ناخن نہ کٹوانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۂ ذی الحجہ

مع قربانی، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

از قلم

مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ

ناشر:

مکتبہ عرفان

فہرست

۲۴۔استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنا،سینگوں والا چتکبرا مینڈھا

۲۵۔غریبوں اور فقیروں کے لئے عظیم خوش خبری

۲۶۔گوشت رکھ سکتے ہیں

۲۷۔گوشت چلتا رہا،ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی

۲۸۔اونٹ،گائے کے سات حصے

۲۹۔دو مینڈھے،عیدگاہ کے پاس ذبح

۳۰۔اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے

۳۱۔دس سال مسلسل قربانی،قربانی صرف تین دن

۳۲۔خون و نچے مقام تک جا پہنچا

۳۳۔آقا مدنی ﷺ کی طرف سے قربانی

۳۴۔وہ جانور جن کی قربانی جائز نہیں

۳۵۔کان کٹا نہیں،پہلے ممنوع اب جائز۔

۳۶۔امت پر شفقت

۳۷۔پوری عمر والا،ایک سال سے کم عمر کا دنبہ

۳۸۔قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کا معائنہ

۳۹۔حضور ﷺ اور مسلمانوں کا عمل،بال اور ناخن نہ تراشیں

۴۰۔کھال نہ بیچیں،فخر کی تباہی

۴۱۔کون ذبح کرے؟۔ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ

۴۲۔تیز اور آرام دہ ذبح،عید کا افضل ترین عمل

۴۳۔جانور کو نہ ڈراؤ نہ ستاؤ

۴۴۔ہر بال کے بدلے نیکی

۴۵۔خون کا پہلا قطرہ نوید بخشش

۴۶۔اللہ تعالیٰ کے ہاں،اللہ تعالیٰ کا محبوب خرچہ

۴۷۔ستر گنا،جہنم سے آڑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے...... خوشی اور غم کی...... کہ ہم خود نہیں سمجھ سکتے کہ خوشی کیا ہے اور غم کیا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں سلیقہ سکھائے...... خوشی منانے کا...... اور غم سے نمٹنے کا...... کیونکہ اس میں اکثر غلطی ہو جاتی ہے...... عید الاضحیٰ کی خوشیاں تیزی سے قریب آ رہی ہیں...... آج خیر سے ۲۲ ذوالقعدہ کا دن ہے...... عید میں بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں...... ہم تو دور بیٹھے ہیں مگر اندازہ ضرور ہے کہ...... جانوروں کی منڈیاں لگ چکی ہونگی...... کپڑے کی دکانوں پر رش بڑھ رہا ہوگا...... درزیوں کے وارے نیارے ہو رہے ہونگے...... اور بھی بہت کچھ قابل بیان...... اور بہت کچھ نا قابل بیان ہو رہا ہوگا...... سنا ہے کہ کافی سارے احباب حج پر چلے گئے ہیں...... اور کئی بس جایا ہی چاہتے ہیں...... ماشاء اللہ...... اللہ تعالیٰ قبول فرمائے...... ہاں کئی پرانے اور پکّے حاجی اس سال بیت اللہ کی بجائے...... ''رب البیت'' کے پاس چلے گئے ہیں...... وہ انشاء اللہ وہاں اپنے جہادی زخموں اور حج کی محنتوں کے مزے لوٹ رہے ہونگے...... مزدوری کا وقت ختم ہوتا ہے تو اجرت اور تنخواہ کی خوشی شروع ہوتی ہے......

بات خوشی اور خوشی منانے کی ہو رہی ہے...... ابھی چند دن پہلے عیسائیوں نے بھی کرسمس کی خوشی منائی...... مگر ایسے طریقے سے منائی کہ اگلے ہی دن...... سمندر نے ساحلوں کو دھوڈالا...... اور جزیروں کے جزیرے ہڑپ کر گیا...... **الامان الامان یا ربی یا حنان...... یا منّان...... الامان الامان......**

....

نفس اکساتا ہے اور شیطان بھڑکاتا ہے کہ آج خوشی کا دن ہے...... خوب مزے کرو......

خوب خرمستیاں کرو...... خوب اودھم مچاؤ...... تب دیکھنے میں آتا ہے کہ...... عید کے مقدّس اور مبارک دن...... مساجد میں ھُو کا عالم ہوتا ہے...... بعض جگہ تو امام صاحب بھی غائب اور مؤذن جی بھی لیٹ...... بس کچھ بوڑھے بزرگ اور کچھ ربّ کے پکے عاشق...... ظہر، عصر کی نماز میں آجاتے ہیں...... اداس مساجد حیران ہیں کہ عید کا اجر وثواب والا دن...... مگر روحانی ماں کی گود خالی...... ہائے اللہ کلیجہ منہ کو آتا ہے...... آج تو زیادہ لوگ آتے، خوب خوشبو میں رچاتے...... جھاڑ تنکے چنتے...... اور پاکی وصفائی سے سجاتے...... اُدھر دیکھو سینماؤں کے باہر مسلمانوں کی بھیڑ سنبھالے نہیں سنبھلتی...... یہ کیسی عید اور کیسی خوشی کہ دامن کانٹوں سے، نامہ اعمال سیاہی سے...... آنکھیں بے حیائی سے...... اور دل غفلت سے بھر گئے...... بھلے چنگے...... نیک پاک مسلمانوں نے بھی وہ کچھ کر ڈالا جو نہیں نہیں کرنا چاہئے تھا...... یا اللہ ہم سب کو معاف فرما...... اور ہمارے دل ودماغ پر اپنی شریعت کا راج نصیب فرما......

o————o

اس میں شک نہیں کہ عید کا دن مزے کا دن ہے...... مگر حلال چیزوں میں اللہ پاک نے کتنے مزے رکھے ہیں؟...... کبھی ہم نے سوچا کبھی غور کیا؟...... کوئی ہے جو گِن سکے؟ کوئی ہے جو ان جائز، حلال اور پاکیزہ لذّتوں کی کیفیت کو پورا پورا بیان کر سکے؟...... رب تعالیٰ نے پوری کائنات کو لذتوں اور مزوں سے بھر دیا ہے...... اللہ کرے ہماری فطرت مسخ نہ ہو...... سچی بات یہ ہے کہ حرام میں کوئی مزہ ہے ہی نہیں...... وہ تو بس وقت گزاری، تباہی...... اور خود فراموشی ہے...... پھر یہ بات بھی سمجھداری کی ہے کہ...... خفیہ مزے ظاہری مزوں سے زیادہ لذیذ، پُرکیف اور مستی آور ہوتے ہیں...... چپکے چپکے ذکر کا مزہ...... دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کے نزول کا مزہ...... مسجد کے کسی کونے میں تنہا دعاؤں کا مزہ...... غریبوں، بے کسوں اور گرے پڑے لوگوں کو دینے، نوازنے، کھلانے پلانے کا مزہ...... شہداء کرام کے بانصیب والدین کی زیارت کا مزہ...... کسی جنگل یا صحرا میں کچھ دیر جا کر...... دل کھول کر رب سے باتیں کرنے، شہادت مانگنے اور آنسو بہانے کا مزہ...... جھوم جھوم کر قرآن پاک پڑھنے کا مزہ...... والدین کی خدمت وزیارت کا مزہ...... اپنی بیوی کی پاکیزہ اداؤں کا مزہ...... کیا کیا بتاؤں! کیا کیا گِناؤں۔

ہوا، پانی، پھول، خوشبو...... قدرت نے مزے ہی مزے پیدا فرمائے...... حلال کھانے، لذیذ پانی...... اذان، نماز، جہاد، حج، قربانی...... تکبیر...... مزے ہی مزے...... آئیے پھر دعاء مانگ لیتے ہیں کہ...... یا اللہ ہمیں حلال کی لذتیں اور مزے...... اس عید پر عطاء فرما...... ایسے

مزے کہ آپ راضی ہو جائیں......اور مزا ہی آ جائے......مزا ہی مزا......

میرے پیارے ربّ...... میرے محبوب، میرے معبود، میرے مسجود، میرے مطلوب، میرے مقصود......ایک پیار کی نظر......

عیدی دے دے۔ عظیم ربّ......عیدی دے دے۔ مجھ مسکین، غمگین...... زخمی کو...... دے دے عیدی...... جی ہاں...... آپ سخی مہربان حقیقی شہنشاہ...... بخشش، رحمت اور نظرِ محبت کی عیدی......

یہ عید بھی عجیب رنگ میں آ رہی ہے...... دنیا زلزلے اور سمندری آفات سے دوچار ہے......بُش جیت کر دانت تیز کر رہا ہے...... کشمیر کی تحریک پر اپنوں کے آرے چل رہے ہیں......فلسطین کے جانباز...... اپنی قیادت کے جنازے اٹھا رہے ہیں......اور یروشلم خاموش ہے......عراق میں دجلہ اور فرات کے کنارے......تاتاریوں کا نیا لشکر کیل کانٹے سے لیس انسانی گوشت نوچ رہا ہے...... افغانستان ...... امیر المؤمنین کی راہ تک رہا ہے...... اس کے پاکیزہ کندھوں پر کوّے آ بیٹھے ہیں...... پاکستان اندر ہی اندر سے سلگ رہا ہے...... یہاں کلمہ پڑھنے والوں کو ایک دوسرے کے قتل کی ذمہ داری سونپی گئی ہے......تھائی لینڈ بھی خونِ مسلم میں ہاتھ رنگنے والوں میں جا بیٹھا ہے...... نیپال جیسے ملک کی مساجد سے دھواں اٹھ رہا ہے...... بابری مسجد کے مقدس سینے پر بت دانت دکھا رہے ہیں...... گجرات کا خون ابھی تک حساب مانگ رہا ہے......اسلام کی تشریح وہ لوگ کر رہے ہیں جو درست کلمہ طیبہ نہیں پڑھ سکتے......جن کا مذہب دنیاوی طاقتوں کی پوجا......اور اپنی حفاظت ہے......

جی ہاں عید آ رہی ہے......فلوجہ، یروشلم، غزہ، بصرہ، قندھار، کابل، سری نگر، کپواڑہ...... تھائی لینڈ، برما......عید آ رہی ہے......خوش آمدید......سر آنکھوں پر......ہم اپنے ربّ کی تقدیر پر راضی ہیں......جو کچھ اچھا ہے......وہ ربّ کے فضل اور مہربانی سے ہے......اور جو کچھ برا ہے...... وہ ہمارے گندے، ناپاک اور برے اعمال کی ادنیٰ سی جھلک ہے...... یا اللہ ہم اچھائیوں پر شکر......اور برائیوں سے توبہ کرتے ہیں...... مغفرت اور معافی چاہتے ہیں...... آپ مہربانی فرمائیے......معاف فرما دیجئے......

بڑا کرم ہوگا......بڑا احسان ہوگا......بڑا انعام ہوگا......اور ہماری تو عید ہو جائے گی عید......

o——————o

کوئی دھوکے میں نہ رہے...... مسلمان زندہ ہیں...... الحمدللہ...... اسلام کے احکامات کو دھونس، دھمکی اور ڈنڈے کے زور پر نہیں بدلا جا سکتا...... ہمارے پاک نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں......اور ہم آخری امت...... ہمارے بعد قیامت ہے...... زلزلے اور دنیا کی تباہی اور خاتمہ...... ہمیں مٹا کر کوئی بچا رہے گا یہ اس کی بھول ہے...... اگر دنیا کی کفریہ طاقتیں...... ناقابل تسخیر ہوتیں تو پھر چند مسلمانوں کے سامنے اس قدر بے بس نظر نہ آتیں...... اگر ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم سب کچھ ہوتے تو پھر......ان بموں والے اپنے لوگوں کی لاشیں نہ اٹھاتے پھرتے...... کچھ بھی نہیں...... صرف نظر کا دھوکا ہے......اور ہم میں کچھ ان کے ہیں...... ومن یتولھم منکم فانہ منھم...... جو تم میں سے ان سے یاری کرے گا بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا...... یہی لوگ بڑی بہادری کے ساتھ...... بزدلی کر رہے ہیں......اور بڑے فخر کے ساتھ غلامی کی ذلت اٹھا رہے ہیں......وہ غیروں کے لئے نرم اور اپنوں کیلئے گرم ہیں...... وہ دشمنوں کیلئے پھول اور اپنوں کیلئے تلوار ہیں......خود سوچئے جن کو پرایوں اور غیروں کا ڈر نہ ہو......اور وہ صرف اپنوں سے ڈرتے ہوں وہ کیسے لوگ ہونگے۔ پھر اپنوں کو کیا پڑی ہے کہ ان کا اعتبار کریں...... یاد رکھیں غیر...... غیر ہوتے ہیں اور اپنے اپنے...... کاش اس عید کے موقع پر یہی بات سمجھ آجائے تو پھر مسلمانان پاکستان کی عید ہو جائے گی......

o———————o

وہ لوگ جو ''اذکار و وظائف'' کا ذوق رکھتے ہیں وہ خاص الخاص وظیفے کرنے کے لئے جن زیادہ برکت والی راتوں اور دنوں کا انتخاب کرتے ہیں......ان میں عید کی راتیں اور دن بھی شامل ہیں...... بہت سے لوگ...... یقیناً...... یہ بات پڑھ کر حیران ہوئے ہونگے...... بھلا عید کا دن بھی...... ذکر اذکار اور وظائف کا دن ہوسکتا ہے؟...... مگر یہ سچ ہے اور اس طرف اصل رہنمائی کئی احادیث و آثار سے ہوتی ہیں...... دیکھئے ابھی میرے سامنے...... حدیث و ترغیب کی ایک مشہور و مقبول کتاب رکھی ہے...... کتاب کا نام ہے...... ''الترغیب و الترھیب من الحدیث الشریف'' الترغیب کا معنی رغبت اور شوق دلانا اور الترہیب کا معنی خوف اور ڈر دلانا......اس کتاب میں اچھے اعمال کی ترغیب اور برے اعمال سے ترہیب احادیث مبارکہ کے ذریعہ دی گئی ہے...... چار جلدوں پر مشتمل اس کتاب کے مصنف کا نام ہے۔

''الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری نوراللہ مرقدہ''

امام منذریؒ کا انتقال ۶۵۶ھ میں ہوا یعنی آج سے تقریباً سات سو انہتر سال قبل۔ ماشاء

اللہ بہت ہی مبارک اور وجد آفرین کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے......عمومی قبولیت عطاء فرمائی ہے۔مصنفؒ نے کتاب کی دوسری جلد میں ایک عنوان (باب) باندھا ہے:

"الترغيب فى احياء ليلتى العيدين"

ترجمہ: عیدین کی راتوں کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھنے کی ترغیب۔

اس عنوان کے بعد انہوں نے تین روایات ذکر کی ہیں۔

(۱)

عَنْ ابى امامة رضى الله عنه عن النّبى صلّى الله عليه وسلّم قال: من قام لَيلَتِى العيدينِ محتسبًالم يَمُتْ قَلْبُه يوم تموتُ القلوبُ.

(رواہ ابن ماجہ ورواتہ ثقات الا ان بقیہ مدلس، وقد عنعنہ)

(الترغیب والترہیب ص ۲۸ ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے عیدین کی راتوں میں اجر وثواب کی نیت سے قیام کیا اس کا دل اُس دن نہیں مرے گا جس دن قلوب مرجائیں گے۔

(۲)

ورُوِىَ عن مُعَاذِ بن جَبَل رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: مَنْ أَحيا الليالىَ الخمَسَ، وَجَبَت لَهُ الجنةُّ! ليلة الترويه، وليلة عَرفَةَ، وليلة النَّحرِ وليلة الفِطر، وليلة النصف منْ شعبان" (رواہ الاصبہانی)(الترغیب والترہیب ص ۹۸ ج ۲)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ان پانچ راتوں کو (عبادت کے ذریعہ) زندہ کیا اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

ترویہ کی رات، عرفہ کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، پندرہ شعبان کی رات......

ليلة الترويه ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی رات۔ ۸ ذوالحجہ کا دن یوم الترویہ کہلاتا ہے اس دن کو "یوم الترویہ" اس لئے کہتے ہیں کہ حجاج اس تاریخ میں آئندہ کیلئے پانی لے لیتے ہیں اور

سیرابی کا سامان کر لیتے ہیں......

(۳)

ورُوِیَ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنه انّ رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم قال: من أَحیا لیلة الفطر، ولیلة الأَضحٰی لم یَمُتُ قلبه یَومَ تموتُ القلوبُ

(رواہ الطبرانی فی الاوسط الکبیر) (الترغیب والترہیب ص ۹۸ ج ۲)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے (عبادت کے ذریعہ) زندہ کیا عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو تو اس کا دل نہیں مرے گا جس دن دلوں پر موت آئے گی......

ہم نے یہ تین روایات پڑھ لیں......ان کی سند میں کلام ہوسکتا ہے مگر عیدین کی راتوں اور دنوں کا تقدس اور برکت ضرور ثابت ہوتی ہے جیسا کہ آپ آگے چل کر پڑھ لیں گے کہ ......قرآن پاک میں جن دس راتوں کی اللہ پاک نے قسم کھائی ہے ان میں......عید الاضحیٰ کی رات بھی شامل ہے......اور بخاری شریف کی روایت کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو نیک اعمال جتنے ان دس دنوں میں محبوب ہیں اتنے کسی دوسرے دن میں نہیں۔

اس روایت سے عید کے دن نیک اعمال کی فضیلت ثابت ہوئی......

بہتر ہے کہ......عید کی رات یعنی عید کے دن سے پہلے والی رات...... کچھ نہ کچھ عبادت کر لی جائے......اسی طرح عید کے دن بھی عبادت اور تکبیر و ذکر کا اہتمام کیا جائے......لیکن اگر ایسا نہیں کرتے تو کوئی حرج نہیں کہ...... یہ عبادت نفل ہے......مگر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ...... فرض نماز...... باجماعت نماز......مساجد میں حاضری بھی چھوڑ دی جائے ......اور گناہوں میں دل کھول کر غوطے لگائے جائیں...... یہ تو پھر خوشی منانا نہ ہوا......خوشی مٹانا ہوا......

عید الفطر کا دن...... یوم الجائزہ ہے......اور عید الاضحیٰ کا دن...... یوم الضیافۃ......

یوم الجائزہ کا معنی انعام کا دن......رمضان المبارک کی عبادت اور محنت کے بعد تقسیم انعامات کی مجلس......عید الفطر کے دن سجائی جاتی ہے......رب تعالیٰ خوب خوب انعامات سے نوازتا ہے......عید الاضحیٰ کا دن...... ضیافت کا دن ہے...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حلال اور پاکیزہ گوشت کے ذریعہ......ضیافت کا انعام عطا فرماتا ہے......بس بات سمجھ آگئی کہ ان دونوں

دنوں میں اصل خوشی ہے کیا؟...... یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعامات کے دن ہیں بس اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھ گئی...... محبت بڑھی تو اطاعت کا جذبہ بڑھا...... اور عبادت بڑھ گئی...... بس جس نے عید کے دن اس محبت کو پالیا...... اور اس محبت کی لطیف لہروں کو محسوس کرلیا...... بس اس کی عید ہوگئی...... بہت بڑی عید...... بالکل پکّی عید...... بے حد پر کیف اور مزیدار عید...... ایسا دن بار بار آئے...... اسی لئے تو اسے عید کہتے ہیں...... اور ربّ کی رحمت بار بار لوٹ کر بوسے لے اس لئے تو اسے عید پکارتے ہیں......

o————————o

ارادہ ہوا کہ اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو...... عید کی خوشیاں منانے کی دعوت دی جائے...... احباب سے مشورہ ہوا تو سب نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس دعوت کو پھیلانے پر زور دیا...... اُدھر کئی دنوں سے قلم اونگھ رہا تھا...... کئی بار اسے اٹھایا مگر کچھ نہ لکھا گیا...... تب ایک مہربان ہستی سے دعاء کروائی...... نام نہیں لکھتا کہ کسی کی نظر بد نہ لگ جائے...... ان کی دعاء الحمدللہ...... حسب سابق...... ماشاء اللہ...... آسمانوں کو عبور کرگئی...... اسی رات اللہ تعالیٰ نے...... ''تحفۂ ذی الحجہ'' کے نام سے ایک مضمون لکھنے کی توفیق عطاء فرمادی...... یہ مضمون...... عالم اسلام کے مقبول فلاحی ادارے ''الرحمت ٹرسٹ'' نے فوراً...... کثیر تعداد میں شائع کروا دیا...... امید ہے کہ بیشتر قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا ۱۲ صفحات کے اس کتابچے میں...... ذوالحجہ کے دس احکامات کو مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے...... اُدھر وہ کتابچہ چھپ رہا تھا اور اِدھر اللہ پاک نے مزید اضافے کی توفیق عطاء فرمادی...... احکام قربانی کے عنوان سے ایک ضمیمہ اور قربانی کے موضوع پر...... آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیس فرامین...... ابتداء میں مجھے توقع نہیں تھی کہ...... قربانی کے موضوع پر احادیثِ مبارکہ کا اتنا ذخیرہ مل جائے گا...... مگر...... اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی...... اور کسی قدر محنت کی توفیق عطاء فرمادی۔ تب یہ دوسرا ضمیمہ بھی تیار ہوگیا جس کا نام...... قربانی آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی...... تجویز ہوا ہے۔ الحاد، فتنہ، بزدلانہ اعتدال پسندی اور غلامانہ روشن خیالی کے اس شور میں...... کئی منحرفین نے قربانی پر بھی...... اپنے اجتہاد کی چھری چلانا شروع کردی ہے...... پہلے ارادہ ہوا کہ خود انہیں کے لہجے اور انداز میں انہیں جواب دیا جائے...... مگر پھر ارادہ بدل گیا...... اور دل میں آیا کہ...... آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری، میٹھی اور کیمیا اثر باتوں کا آپس میں مذاکرہ کرلیا جائے۔ بس سارے مسئلے حل ہوجائیں گے اور سارے باطل فنا ہوجائیں گے (چالیس احادیث کا یہ مجموعہ تحفۂ ذی الحجہ مطبوعہ مکتبہ عرفان لاہور

میں ملاحظہ فرمائیں)......

یہ ہے مختصر داستان......اس مختصر سی کتاب یا کتابچے کی...... چونکہ عیدالاضحیٰ بالکل قریب ہے اس لئے سارے کام تیزی میں نمٹائے گئے ہیں...... کوئی غلطی سامنے آئے تو ناشر کو مطلع کردیجئے......

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کیلئے نافع بنائے۔ اور اسے میرے لئے، میرے والدین، اہل وعیال، اعزہ واقارب، اساتذہ ومشائخ، احباب وانصار اور جملہ رفقاء قافلہ کے لئے بخشش اور رحمت کا ذریعہ بنائے۔

اور اسے ہم سب کیلئے حقیقی خوشیاں پانے اور سمجھنے کا ذریعہ بنائے۔

آمین یاربّ العالمین...... برحمتک یا ارحم الراحمین

اللّٰھم اجعل ذنبی مغفورا وّسَعی مشکورا وعملی مقبولا وتجارتی لن تبور ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرّحیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه سیدنا محمد و علی اله واصحابه وسلّم تسلیماً کثیراً......

محمد مسعود ازہر

۲۲/ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ یوم الثلاثا وقت اذان الظہر

بمطابق ۴/جنوری ۲۰۰۵ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

مہینوں کی تعداد

اللہ تعالیٰ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوۡرِ عِنۡدَاللّٰہِ اثۡنَا عَشَرَ شَھۡرًا فِیۡ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوۡمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ (التوبہ:۳۶)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی گنتی اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔

مہینوں کے نام

اسلامی احکامات میں جو بارہ مہینے معتبر ہیں اور لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

محرم۔ صفر۔ ربیع الاول۔ ربیع الثانی۔ جمادی الاولی۔ جمادی الاخرہ۔ رجب۔ شعبان۔ رمضان۔ شوال۔ ذوالقعدہ۔ ذی الحجہ

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں۔

وانہ سبحانہ وضع ھذہٖ الشھور و سماھا بِاسماءِ ھا

اللہ تعالیٰ نے ان مہینوں کو مقرر فرمایا اور ان کے نام رکھے۔ (قرطبی ص۱۲۲، ج۸)

حرمت والے چار مہینے

ان بارہ مہینوں میں چار مہینے خصوصی ادب اور حرمت والے ہیں جیسا کہ اسی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وِمنھَا اَربَعَۃٌ حُرُمٌ (التوبہ:۳۶) اوران میں سے چار مہینے ادب کے ہیں۔

یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب۔

ان چار مہینوں کی خصوصی حرمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان میں ظلم اور گناہ سے بچنے کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔ پہلے ان مہینوں میں قتال بھی حرام تھا مگر پھر اس کی حرمت باقی نہیں رہی۔ البتہ ان مہینوں کا خاص مقام اور حرمت باقی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الاسلام عثمانیؒ لکھتے ہیں۔

''بلکہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اصل ملت ابراہیمی میں یہ چار ماہ ''اَشھُرِ حُرُمٌ'' قرار دیئے گئے تھے......یعنی آج سے نہیں جب سے آسمان وزمین پیدا کئے خدا کے نزدیک بہت سے احکام شرعیہ جاری کرنے کے لئے سال کے بارہ مہینے رکھے گئے ہیں۔ جن میں سے چار اشہر حرم (ادب کے مہینے) ہیں جن میں گناہ وظلم سے بچنے کا اور زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔ یہ ہی سیدھا دین (ابراہیم علیہ السلام) کا ہے......مگر اب ان مہینوں میں قتال فی سبیل اللہ حرام نہیں ہے۔ چنانچہ اگلے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے نکلتا ہے کہ کافروں سے لڑنا ہمیشہ روا (جائز) ہے (چنانچہ غزوہ تبوک جس کا آگے ذکر آتا ہے رجب میں ہوا) اور آپس میں ظلم کرنا ہمیشہ گناہ ہے۔ ان مہینوں میں زیادہ۔ اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی کافر ان مہینوں کا ادب کرے تو ہم بھی اس سے لڑائی کی ابتداء نہ کریں۔

(تفسیر عثمانی ص ۲۵۵)

اس مختصر سی تحقیق سے معلوم ہوا کہ اسلامی قمری مہینوں کا آخری مہینہ ذوالحجہ...... حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک ہے۔

دس احکام

قرآن وسنت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے لئے اس مہینے میں دس خصوصی احکام ہیں۔

وہ دس احکام یہ ہیں:

۱۔ حج بیت اللہ...... جو صرف اس مہینے میں ادا کیا جاتا ہے۔

۲۔ قربانی...... صاحب استطاعت مسلمانوں پر واجب ہے اور اسے صرف اس مہینے کے تین دنوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ عیدالاضحیٰ...... قربانی، نماز، خوشی اور اللہ پاک کی طرف سے اپنے بندوں کی دعوت کا دن اسی مہینے میں ہے۔

۴۔ تکبیرات تشریق...... اس مہینے کے پانچ دنوں میں نماز کے بعد تکبیر واجب ہے۔

۵۔ عشرہ ذی الحجہ کے روزے...... یعنی اس مہینے کے پہلے نو دنوں میں روزے رکھنے کا خصوصی اجر ہے۔

۶۔ یوم عرفہ کا روزہ...... اس مہینے کی نو تاریخ جو یوم عرفہ کہلاتی ہے اس کے روزے کا خاص اجر ہے۔

۷۔ چار ایام میں روزہ کی حرمت...... یعنی اللہ تعالیٰ نے پورے سال میں جن پانچ دنوں کا روزہ حرام قرار دیا ہے ان میں سے چار دن اس مہینے میں ہیں۔

۸۔ لیالی عشر کی فضیلت...... یعنی اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی خاص فضیلت ہے۔

۹۔ بال اور ناخن نہ کٹوانا...... یعنی جن افراد نے قربانی کرنی ہو ان کے لئے مسنون ہے کہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد قربانی ذبح ہونے تک اپنے بال اور ناخن نہ تراشیں۔

۱۰۔ معاصی (گناہوں) سے بچنے کا خاص اہتمام۔

چونکہ یہ مہینہ حرمت والا مہینہ ہے اس لئے اس میں ظلم اور گناہ سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے......

دس احکامات کی قدرے تفصیل

اب ہم ان دس احکامات کی شرعی حیثیت اور فضیلت کو مختصر طور پر بیان کرتے ہیں۔

ا۔ حج بیت اللہ

حج اسلام کے محکم اور قطعی فرائض میں سے ایک فریضہ ہے اور اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے حج بیت اللہ کی فرضیت کا اعلان قرآن پاک ان الفاظ میں فرماتا ہے۔

وللّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ البَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ العَالَمِیْنَ

(آل عمران ۹۷)

اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے۔

حج بیت اللہ کے بے شمار فضائل ہیں جبکہ فرض ہونے کے باوجود اسے ادا کرنے میں سستی کرنا بہت بڑا گناہ اور وبال ہے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَن ملک زادًا و رَاحلة تبلّغُه اِلٰی بیت اللّٰہ ولم یَحُجَّ فلاعلیه ان یموتَ یهودیًّا او نصرانیًا

(ترمذی)

جس کے پاس سفر کا سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

دیکھیں کتنی سخت وعید ہے کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا (نعوذ باللہ) یہودیت اور نصرانیت پر مرتا ہے......

حج بیت اللہ اسلام کے خاص شعائر میں سے ہے پس مسلمانوں کو نہیں چاہئے کہ وہ پیسہ بڑھانے، جائیداد بچانے اور زیورات بچا بچا کر رکھنے میں لگے رہیں اور حج بیت اللہ سے محروم رہیں۔

آج مسلمان شادی بیاہ کی فضول رسموں پر جتنا مال برباد کرتے ہیں اگر اسی کو کام میں

لائیں تو یہ فریضہ بآسانی ادا کر سکتے ہیں مگر لوگوں نے جہیز اور شادی کی دیگر رسومات کو فرض اور حج کو نعوذ باللہ ایک زائد چیز سمجھ رکھا ہے...... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فریضہ کا ذوق اور شوق نصیب فرمائے۔ مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی جائیداد، زمینیں اور زیورات کا مکمل حساب اور تفصیل علماء کرام کو بتا کر ان سے پوچھیں کہ آیا ان پر حج فرض ہے یا نہیں؟

حج بیت اللہ...... صرف اسی مہینے کی آٹھ سے تیرہ تاریخ میں ادا کیا جاتا ہے اور اس کی ادائیگی مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے مقامات پر ہوتی ہے۔

دوسرا حکم قربانی

قربانی اسلام کا ایک عظیم، عاشقانہ، والہانہ اور بے حد فضیلت والا حکم ہے۔ ہر زمانے میں مسلمانوں نے نہایت محبت، عشق اور اہتمام سے اس حکم کو پورا کیا اور پورا پورا سال اس کی تیاری اور انتظار میں گزارا۔ مگر اس زمانے کے ملحدین اور نام نہاد روشن خیالوں نے مسلمانوں کے دلوں سے قربانی کی اہمیت کم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رکھا ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت بڑھ گئی ہے کہ مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی اہمیت اور فضیلت پوری قوت کے ساتھ بیان کی جائے اور انہیں ملحدین کے ناپاک پروپیگنڈے سے محفوظ رکھا جائے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے انہوں نے اللہ پاک کے حکم پر اپنے اکلوتے بیٹے کی گردن پر چھری چلا دی اور عشق کے امتحان میں کامیاب ہوگئے آج ہم سے بیٹے کی گردن پر چھری چلانے کا تقاضہ نہیں کیا گیا بلکہ اپنے پاکیزہ مال سے ایک حلال جانور خرید کر ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم پورے ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ اس حکم کو پورا کریں اور اس میں بڑھ چڑھ کر سبقت کریں۔ آیئے حضور پاک ﷺ کی مبارک احادیث کی روشنی میں قربانی کے چند فضائل پڑھتے ہیں۔

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یوم النحر یعنی عیدالاضحیٰ کے دن اولاد آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور قربانی والا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں

اور بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے پس اے اللہ کے بندو پوری خوشدلی کے ساتھ قربانی کیا کرو...... (ترمذی)

حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ عیدالاضحیٰ کے دن خون بہانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے۔ پس جو عمل محبوب حقیقی کو محبوب ہو اسے کس قدر محبت اور اہتمام سے ادا کرنا چاہئے۔ محبت کرنے والے اسے خوب سمجھتے ہیں۔ اس دن کا خون بہانا ہمیں محبوب سے کتنا قریب لے جائے گا اور ہم پر سے کتنی مصیبتیں ٹل جائیں گی اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اسی طرح حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قربانی کا جانور قیامت کے دن زندہ کر کے بطور نیکی اور گواہ لایا جائے گا تھوڑا سا سوچئے کہ قیامت کے مشکل، خوفناک، ہولناک اور سخت دن انسان کو اپنے اردگرد نیکیوں اور اچھے گواہوں کی کتنی ضرورت ہوگی۔ اس دن انسان کے جسم کا ایک ایک عضو۔ جب اس کے گناہ گن رہا ہوگا اور اس کی کالی برائیاں اسے جہنم کی طرف دھکیل رہی ہوں گی تو اس دن قربانی کے جانور کس قدر کام آئیں گے بلکہ کہا جاتا ہے کہ یہ پل صراط پر سواری کا کام دیں گے۔ اس لئے بے دلی اور بخل کے ساتھ نہیں بلکہ خوب خوشدلی اور سخاوت کے ساتھ خوب صحت مند، موٹے تازے، خوبصورت اور اعلیٰ جانور ذبح کرنے چاہئیں اور مال کی کمی سے نہیں گھبرانا چاہئے کیونکہ انسان کا اصل مال تو ہے ہی وہی جو اس کے لئے قیامت تک محفوظ ہو جائے۔ اسی طرح حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جانور کا خون زمین پر بعد میں گرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے پہنچ جاتا ہے۔ آپ اس حدیث شریف پر یقین کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عید کے دن اچھا سا جانور ذبح کریں اور تھوڑا سا غور کریں تو خون کے زمین پر گرتے ہی دل میں سکون، اطمینان اور محبت کی ایک عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور دل گناہوں کے بوجھ اور سیاہی سے ہلکا ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں یقین نصیب فرمائے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہمارے لئے ان میں کیا (اجر) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اون کا بھی یہی حساب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (احمد)

حدیث شریف بالکل واضح ہے اب خود اندازہ لگا لیجئے کہ جانور کے جسم پر کتنے بال اور کتنی اون ہوتی ہے...... اور پھر جس قدر اخلاص اور تقویٰ زیادہ ہوگا اسی قدر اجر و ثواب بھی بڑھتا جائے گا کیونکہ اللہ پاک کو نہ خون کی ضرورت ہے اور نہ گوشت کی اس تک تو بندے کا تقویٰ پہنچتا ہے۔

شرعی مسئلہ

جتنے مال پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اتنے مال پر قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو تو قربانی واجب تو نہیں ہے لیکن اگر پھر بھی کر دے تو بہت ثواب ہے۔

قربانی کی دعا

حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے دو سینگوں والے خصی مینڈھے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے اور ذبح کرتے وقت آپ نے بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا۔ (بخاری)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان مینڈھوں کو قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھی:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِى فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ
حَنِيْفاً وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَ نُسُكِىْ وَ مَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ أَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ
مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر......

پھر ان کو ذبح فرما دیا۔ (احمد)

قربانی کا یہ واجب حکم اسی مہینے کے صرف تین دن دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ادا کیا جا سکتا ہے......

قربانی کس پر واجب ہے؟

مسئلہ: جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوۃ واجب ہو یا اس پر زکوۃ تو واجب نہیں ہے لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی قیمت کا مال و اسباب ہے جتنی قیمت پر زکوۃ واجب ہے۔ یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کا مال و اسباب ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ چاندی آج کل ایک سواسی روپے تولہ ہے جبکہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت نو ہزار چار سو پچاس روپے بنتی ہے۔

مسئلہ: اس مال کا سامان تجارت ہونا بھی ضروری نہیں ہے اور نہ اس پر ایک سال کا گزرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: ضروری اسباب وہ کہلاتا ہے جس کی ضرورت جان یا آبرو سے متعلق ہو، یعنی اس کے پورا نہ ہونے سے جان وعزت وآبرو جانے کا اندیشہ ہو، مثلاً کھانا پینا، کپڑے پہننا اور رہنے کا مکان، اہل صنعت وحرفت کے لئے ان کے پیشہ کے اوزار، باقی ضرورت سے زائد مکان، جائیدادیں، بڑی بڑی دیگیں، قالینیں، ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ اسباب ضروریہ میں سے نہیں ہیں۔ اس لئے اگر ان کی قیمت نصاب تک پہنچتی ہو تو اس کے مالک کے ذمہ قربانی واجب ہوگی۔

مسئلہ: جن عورتوں کے پاس نصاب یا اس کی بقدر ضرورت اصلیہ سے زائد سامان یا زیورات وغیرہ ہوں تو ان پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہوگی۔

مسئلہ: جب کسی پر ان شرائط کے مطابق قربانی واجب ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے نام سے قربانی کرے اور اپنا واجب ادا کرے بعض لوگ قربانی کو محض خوشی کا ایک تہوار سمجھ کر ایک سال اپنے نام سے ایک سال اپنی بیوی یا والدین کے نام سے قربانی کرتے ہیں اور جس کے ذمہ قربانی واجب ہوتی ہے اس کا واجب اس کے ذمہ باقی رہ جاتا ہے۔

۳۔ عید الاضحیٰ

اسلام میں صرف دو تہوار ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ اسلام کا دوسرا مہتم بالشان تہوار

عیدالاضحیٰ ۔اس مہینے کی دس تاریخ کومنایا جاتا ہے۔عیدالاضحیٰ کے دن نمازعید ادا کرنا واجب ہے۔ یہ نماز چھ زائد تکبیرات کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔عید کے دن تیرہ چیزیں سنت ہیں۔

(۱) شرع کے مواقف اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) حسب طاقت عمدہ کپڑے پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت جلدی اٹھنا (۷) عیدگاہ میں بہت جلد جانا (۸) عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور نماز کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا (۹) عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنا (۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا (عذر ہو تو مسجد میں بھی پڑھ سکتے ہیں) (۱۱) ایک راستہ سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا (۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد عیدالفطر میں آہستہ اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا (۱۳) سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا۔

ایک مسئلہ: عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی تکبیر تشریق کہنا بعض کے نزدیک واجب ہے اس لئے عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد بھی یہ تکبیر کہی جائے۔

ایک مسئلہ: عید کی نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے خطبہ کو تکبیر سے شروع کرے پہلے خطبہ میں نو مرتبہ تکبیر کہے اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ اور دونوں خطبوں کے درمیان خطبہ جمعہ کی طرح اتنی دیر تک بیٹھے جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے۔

۴۔چوتھا حکم ...... تکبیرات تشریق

اس مہینے کا ایک اہم حکم جس کی عام مسلمانوں میں عموماً اور خواتین میں خصوصاً تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے...... تکبیرات تشریق کا اہتمام ہے۔

نو ذوالحجہ کی فجر کی نماز سے لے کر تیرہ ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک ہر فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی ایک مرتبہ بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے۔البتہ عورتیں آہستہ آواز میں کہیں گی

تکبیر تشریق یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

مسئلہ: بہت سے لوگ اس میں غفلت کرتے ہیں اس تکبیر کو پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں حالانکہ اس کا درمیانہ طریقہ سے بلند آواز میں پڑھنا واجب ہے اس کی اصلاح ضروری ہے۔

مسئلہ: تکبیر تشریق امام، مقتدی، منفرد (یعنی اکیلے نماز پڑھنے والے) عورت، مرد، مسافر، مقیم، شہر والوں اور گاؤں والوں سب پر واجب ہے۔

ایک نہایت ضروری گزارش:

مسجد میں نماز ادا کرنے والوں کو تو ایک دوسرے کی آواز سن کر اس تکبیر کا پڑھنا یاد آجاتا ہے لیکن گھر میں خواتین اور اکیلے نماز ادا کرنے والے اکثر اس میں غفلت کرتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ ان ایام میں اپنے گھروں میں یہ مسئلہ لکھ کر ہر کمرے میں لٹکا دیا جائے اور گھر والوں کو بار بار اس کی یاد دہانی کرائی جائے تاکہ ترک واجب کے گناہ سے حفاظت رہے اور اللہ پاک کی بڑائی بیان کرنے کا یہ شاندار موقع پوری طرح سے نصیب ہو جائے۔

۵۔ پانچواں حکم ...... عشرہ ذی الحجہ کے روزے

اس مہینے کے پہلے نو دنوں میں نفل روزہ رکھنے کی خاص فضیلت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دنوں میں سے کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں، جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے)

اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی)

یہ فضیلت یکم سے لے کر نو تاریخ تک کے روزوں کی ہے۔ دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

۶۔ چھٹا حکم ...... یوم عرفہ کا روزہ

اس مہینے کی نو تاریخ ''یوم عرفہ'' کہلاتی ہے کیونکہ حجاج کرام اس دن عرفات کا وقوف کرتے ہیں جو حج کا رکن اعظم ہے۔ یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی خاص فضیلت ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عرفہ کے دن کا روزہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اس کے بعد والے سال اور پہلے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (ترمذی)

عرفہ کے دن کے روزے کی یہ عظیم الشان فضیلت حجاج کے لئے نہیں غیر حجاج کے لئے ہے۔ حجاج کرام کے لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں تاکہ وقوف میں سستی نہ ہو......

۷۔ ساتواں حکم ...... چار دنوں میں روزہ کی حرمت

پورے سال میں پانچ دن ایسے ہیں جن میں نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے ان میں سے ایک دن تو یکم شوال یعنی عید الفطر کا دن ہے جبکہ باقی چار ایام اس مہینے میں ہیں یعنی دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ......

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ سے منع فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایام التشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں۔ (صحیح مسلم)

ان ایام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی پاک، صاف اور حلال گوشت سے مہمان نوازی کی جاتی ہے پس اس مہمان نوازی کو دل و جان سے قبول کرنا چاہیئے۔ ہم تو بندے اور غلام ہیں مالک جب کچھ کرنے کا حکم دے تو کرنا عبادت اور جب روک دے تو رک جانا عبادت۔

۸۔آٹھواں حکم ...... دس راتوں کی فضیلت

ہم نے اوپر حدیث شریف میں پڑھ لیا کہ اس مبارک مہینے کی پہلی دس راتوں میں عبادت شب قدر کی طرح فضیلت والی ہے۔(اس سے شب قدر کی امتیازی فضیلت میں کوئی فرق نہیں پڑتا) اللہ پاک نے قرآن مجید میں ان دس راتوں کی قسم کھائی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْفَجْرِ ٥ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ٥ (الفجر۱۔۲)

فجر کی قسم اور دس راتوں کی

تفسیر جلالین میں ہے

وليال عشر اى عشر ذى الحجه (جلالین صفحہ ۲۵۱)

یعنی دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں۔

امام قرطبی لکھتے ہیں۔

هو عشر ذى الحجه و قاله ابن عباس (تفسیر القرطبی ص ۳۶ ج ۲۰)

دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں اور یہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں۔

عید قربان کی فجر بڑا حج ادا ہوتا ہے اور دس رات اس سے پہلے (تفسیر عثمانی)

بیان القرآن میں حضرت تھانویؒ نے بھی اسی قول کو اختیار فرمایا ہے۔ الغرض اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت مبارکہ میں جن دس راتوں کی قسم کھائی گئی ہے وہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں پس اس سے ان راتوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے چنانچہ ان راتوں میں عبادت کا اور گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے۔

۹۔نواں حکم ...... بال اور ناخن نہ کٹوانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب ذوالحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی ذوالحجہ کا چاند نظر آ جائے)

اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو اس کو چاہیئے کہ (قربانی کرنے تک) اپنے

بال اور ناخن نہ تراشے (صحیح مسلم)

اس حکم کو بعض حضرات نے مستحب جبکہ بعض نے واجب کہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ خوب اہتمام سے اس پر عمل کریں......

۱۰۔ دسواں حکم ......معاصی سے بچنے کا خاص اہتمام

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک ہے پس اس کی حرمت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس میں ظلم اور گناہ سے بچنے کا خاص اہتمام کیا جائے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَاللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَالِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيهِنَّ اَنْفُسَكُمْ (التوبہ:۳۶)

بے شک اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں اللہ کی کتاب (لوح محفوظ) میں جس دن سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے ادب (وحرمت) والے ہیں یہی دین (کا) سیدھا رستہ ہے تو ان (مہینوں) میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا۔

تفسیر جلالین میں ہے۔

فلا تظلموا فيهن اى الاشهر الحرم انفسكم بالمعاصى، فانها فيها اعظم وزرًا و قيل فى الاشهر كلها
(جلالین ص۲۰۲)

پس ان حرمت والے مہینوں میں اپنی جانوں پر گناہ کر کے ظلم نہ کرو کیونکہ ان چار مہینوں میں گناہ کا وبال اور بڑھ جاتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ تمام مہینوں میں گناہ کے ذریعہ اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو......

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان تمام دس احکامات پر اور پورے دین پر مکمل اخلاص و اطاعت کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ

اَحکامِ قربانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کے بعض مزید احکامات

۱......بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ (مونث ہو یا مذکر) گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی صرف ان جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

۲......قربانی جائز ہونے کیلئے جانوروں کی عمر کی ترتیب یہ ہے:

بکرا، بکری............ایک سال

گائے، بھینس......دوسال

اونٹ............پانچ سال

بھیڑ، دنبہ............اگر اتنا موٹا ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ مہینے کا بھی جائز ہے اور اگر اتنا موٹا نہ ہو تو سال بھر سے کم کا جائز نہیں ہے۔

۳......چھوٹے جانور (بکری، بھیڑ، دنبہ وغیرہ) کی قربانی صرف ایک شخص کی طرف سے ادا ہو سکتی ہے جبکہ بڑے جانور (گائے، بھینس، اونٹ) میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اگر سات سے کم ہوں تو تب بھی کوئی حرج نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو......پھر یہ تمام صورتیں جائز ہیں:

☆......تمام افراد کی نیت واجب قربانی کی ہو۔

☆......بعض کی نیت واجب قربانی کی اور بعض کی نفلی قربانی کی ہو۔

☆......بعض کی نیت قربانی کی ہو اور بعض کی عقیقہ یا ولیمہ کی۔

۴......بہتر یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو تمام حصہ دار مل کر خریدیں یا پھر ایک حصہ دار دوسرے حصہ دار کی اجازت حاصل کر کے خریدے۔ اگر کسی شخص کا حصہ اس کی اجازت کے بغیر مقرر کر لیا گیا ہو تو اگر ذبح کرنے سے پہلے اس کی اجازت حاصل کر لی گئی تب تو قربانی درست ہو جائے گی ورنہ دوسرے حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی البتہ اگر کسی کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ثواب پہنچانا مقصود ہو تو

اس کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ دوسرے کی طرف سے واجب قربانی ادا ہونے کے لئے اس کی اجازت شرط ہے۔

۵......قربانی صرف اپنی طرف سے کرنی واجب ہے۔ اولاد یا بیوی کی طرف سے قربانی کرنا واجب نہیں ہے۔ اگر ان کی ملکیت میں بقدر نصاب مال ہوگا تو ان پر بھی ان کے مال میں سے قربانی واجب ہوگی۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا بالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو جب تک ان کی اجازت نہ ہو ان کی طرف سے واجب قربانی ادا نہ ہوگی۔ ہاں اگر وہ ہمیشہ ان کی طرف سے قربانی کیا کرتا ہے تو عادتاً ان کی طرف سے اجازت سمجھی جائے گی۔

۶......ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے:

☆ جس جانور کے سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں۔ (اگر پیدائشی طور پر سینگ نہیں ہیں یا اوپر سے ٹوٹ گئے ہیں تو قربانی جائز ہے۔)

☆ جس جانور کے ایک یا دو کان پیدائشی طور پر نہ ہوں یا ایک کان پورا کٹا ہوا ہو، یا کان یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو۔

☆ جو جانور اندھا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی بینائی تہائی سے زیادہ جاتی رہی ہو۔

☆ جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں...... (ہاں اگر اتنے دانت باقی ہوں کہ گھاس وغیرہ چر سکتا ہے تو اسکی قربانی جائز ہے)

☆ جس جانور کی زبان تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو۔

☆ جس جانور کے تھن بالکل کٹے ہوئے ہوں یا ایک تھن تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو، اس طرح اگر بیماری کی وجہ سے بھیڑ، بکری کا ایک تھن یا گائے، بھینس، اونٹنی کے دو تھن سوکھ گئے ہوں تو قربانی جائز نہیں ہے۔ (ہاں اگر بیماری کے بغیر دودھ سوکھ گیا ہو تو قربانی جائز ہے)

☆ جس جانور کا پاؤں کٹا ہوا ہو۔

☆ جو جانور ایسا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر نہیں رکھ سکتا یا رکھ سکتا ہے مگر اس کے بل چل نہیں سکتا۔

☆ ایسا دبلا اور کمزور جانور جس کی ہڈی میں گودا نہ رہا ہو۔

☆ جو جانور مُخنّث ہو......

۷...... خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے اور جس جانور کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو اور وہ جماع کرنے سے عاجز ہو تو اسکی قربانی بھی جائز ہے۔

ذبح کے چند مسائل

۱...... لازم ہے کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو (یا اہل کتاب میں سے ہو) مشرکین، مرتدین وغیرہم کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔

۲...... قربانی کرنے والے کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا لازم (واجب) ہے۔ نیت کی دعاء پڑھے یا نہ پڑھے صرف دل سے یہ ارادہ کر لینا کہ قربانی کرتا ہوں کافی ہے۔

۳...... مستحب ہے کہ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم کرے اور خود ذبح کے وقت حاضر رہے...... یہی حکم عورتوں کا بھی ہے کہ خود ذبح کر سکتی ہیں اور اگر خود ذبح نہ کر سکیں تو ذبح کے وقت حاضر رہیں بشرطیکہ وہاں کوئی غیر محرم موجود نہ ہو...... یہ حکم استحبابی ہے یعنی لازمی اور ضروری نہیں...... عورت کا ذبح کیا ہوا بلاشبہ درست ہے، جو لوگ اس کو حرام کہتے ہیں وہ گناہگار ہیں...... ہاں اگر وہ کمزور دل ہو یا درست ذبح نہ کر سکتی ہو تو بہتر ہے کہ یہ کام اس کے سپرد نہ کیا جائے۔

۴...... ذبح میں لازمی ہے کہ حلقوم، سانس کی نالی اور خون کی رگیں کاٹ دی جائیں۔

۵...... ذبح کرتے وقت درج ذیل امور کا لحاظ رکھا جائے:

☆ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے چارہ کھلائے، پانی پلائے بھوکا پیاسا رکھنا مکروہ ہے۔

☆ ذبح کی جگہ جانور کو گھسیٹ کر نہ لے جائے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

☆ آسانی سے جانور کو گرائے بے جا سختی کرنا مکروہ ہے۔

☆ قبلہ رخ بائیں کروٹ لٹائے کہ جان آسانی سے نکلے، اس کے خلاف کرنا مکروہ

ہے۔

☆ چار پیروں میں سے تین باندھے۔

☆ چھری تیز رکھے کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

☆ چھری اگر تیز کرنا ہوتو جانور سے چھپا کر تیز کرے، کیونکہ اسکے سامنے تیز کرنا مکروہ ہے۔

☆ جانور کولٹانے سے پہلے چھری تیز کر لے، بعد میں تیز کرنا مکروہ ہے۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص جانور کو پچھاڑ کر چھری تیز کرنے لگا یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم بکرے کو ایک سے زائد بار موت دینا چاہتے ہو۔

☆ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

☆ سختی سے ذبح کرنا کہ سر الگ ہو جائے یا حرام مغز (گردن کے اندر کی سفید رگ) تک چھری اتر جائے یہ مکروہ ہے۔

☆ گردن کے اوپر سے ذبح کرنا مکروہ ہے اور منع ہے کیونکہ اس میں جانور کو ضرورت سے زائد ایذاء رسانی ہے۔

☆ ذبح کے بعد جانور کے ٹھنڈا ہونے (یعنی روح نکلنے) سے پہلے گردن علیحدہ نہ کرے اور نہ چمڑا اتارے کہ یہ مکروہ ہے۔

یہ تمام احکامات قربانی کے جانور کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر ذبیحہ کیلئے ہیں ......

۶ ...... جو جانور گدّی کی طرف سے ذبح کیا جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک اس کا گوشت حلال نہیں ہے۔

۷ ...... ذبح کرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہونا سنت مؤکدہ ہے۔

قربانی کے گوشت اور کھال کے بعض احکامات

۱ ...... قربانی کا گوشت خود کھانا، رشتہ داروں اور مالداروں میں تقسیم کرنا اور فقیروں اور محتاجوں کو خیرات کرنا سب جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تہائی گوشت سے کم خیرات نہ کرے، لیکن اگر کسی نے تہائی سے کم خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

۲ ...... قربانی کا گوشت بیچنا مکروہ ہے، اسی طرح قربانی کے سری پائے اور اس کی چربی کا

بیچنا حلال نہیں ہے اگر کسی نے ان چیزوں کو بیچ دیا ہو تو ان کی قیمت کو صدقہ کرے۔

۳......جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جسم کے سات اجزاء یعنی سات چیزیں کھانی منع ہیں۔(۱) بہنے والا خون۔(۲) پیشاب کی جگہ (ذکر)۔(۳) دونوں خُصیے (فوطے)۔(۴) پاخانے کی جگہ (مقعد)۔(۵) غدود۔(۶) مثانہ یعنی وہ جگہ جس میں پیشاب رہتا ہے۔(۷) پِتّہ۔

کنز میں حرام مغز کو بھی حرام لکھا ہے وہ ایک ڈوری سفید دودھ کی طرح پیٹھ کی ہڈی کے اندر کمر سے لیکر گردن تک ہوتی ہے اس کو حرام مغز کہتے ہیں۔(مسائل عیدین وقربانی ص۱۷۵)

۴......قربانی کا گوشت سکھا کر رکھنا جائز ہے۔

۵......قربانی کی کھال فروخت کرنے سے پہلے خود بھی استعمال کر سکتے ہیں اور مالداروں کو ہدیہ بھی دے سکتے ہیں اور فقراء ومساکین پر صدقہ بھی کر سکتے ہیں۔لیکن اگر روپیہ پیسے کے بدلے فروخت کردی تو خواہ کسی نیت سے فروخت کی ہو تو اس کا صدقہ کردینا واجب ہے اوراس کا مصرف صرف فقراء ومساکین ہیں۔ مالداروں کو دینا یا ملازمین ومدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز نہیں ہے۔

۶......قربانی کی کھال یا گوشت قصائی کو ذبح کرنے کی اجرت کے طور پر دینا درست نہیں ہے۔

قربانی کا وقت

۱......دس ذوالحجہ عید کی نماز کے بعد سے لے کر بارہ ذوالحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے ان دنوں میں جس وقت چاہے قربانی کرے مگر رات کو ذبح کرنا (جائز تو ہے مگر) بہتر نہیں ہے اور سب سے افضل دس ذوالحجہ کا دن ہے پھر گیارہویں اور بارہویں تاریخ کا دن۔

۲......شہروں میں عید کی نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے، جبکہ دیہاتوں میں دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد بھی قربانی کردینا درست ہے۔ چنانچہ شہر میں اگر کسی نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کردی تو اس کو دوبارہ قربانی کرنا ضروری ہے۔جس

شہر میں عید کی نماز کئی جگہ ادا کی جاتی ہو وہاں قربانی کے صحیح ہونے کیلئے صرف ایک جگہ نماز کا ادا ہو جانا کافی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی

آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبانی

قربانی کے موضوع پر چالیس احادیث مبارکہ کا انمول مجموعہ

جھوم جھوم کر...... عشق ومحبت کے ساتھ...... عمل کی نیت سے

پڑھیں...... یاد کریں...... دوسروں تک پہنچائیں

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

قربانی کا وجوب

اخبرنا مخنّف بن سليم قال ونحنُ وُقوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلّم بعرفات قال يا ايها النّاس اِنَّ علیٰ كلّ أهْلِ بيت فی كلّ عام اضحيَّة وعتيرةً اتدرون ما العتيرة هذه الّتی يقول النّاسُ الرَّجبيَّةُ.

(ابوداؤد کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجۃ الوداع کے موقع پر) عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال قربانی لازم ہے اور عتیرہ بھی۔ کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے لوگ رَجَبیّہ کہتے ہیں......

ف: معلوم ہوا کہ قربانی واجب ہے...... امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ''باب فی ایجاب الاضاحی'' کا عنوان دے کر اس حدیث شریف کو ذکر فرمایا ہے یعنی ''قربانی کے وجوب کا باب''

ابتدائے اسلام میں عتیرہ بھی مسلمانوں پر ضروری تھا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا فَرَعَ ولا عتیرہ فرما کر اسے منسوخ فرما دیا...... عتیرہ ایک قربانی تھی جسے لوگ رجب کے مہینہ میں دیا کرتے تھے۔

قربانی نماز عید کے بعد

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال النّبِیُّ صلّى الله عليه وسلّم مَنْ ذَبَحَ قبل الصّلوٰة فانماذبح لنفسه ومَنْ ذَبَح بَعْد الصّلوٰة فقد تَمَّ نُسُكُه

واصاب سُنَّۃَ المسلمین (صحیح بخاری کتاب الأضاحی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی اس نے اپنی ذات ہی کیلئے ذبح کیا اور جس نے نماز عید کے بعد قربانی کی اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔

(ف) یہ شرعی مسئلہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور اسکی مثال دور نبوت میں بھی ملتی ہے کہ ایک صحابی حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ آپ کی قربانی نہیں ہوئی تب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے دوسرا جانور ذبح کیا۔ (صحیح بخاری کتاب الاضاحی)

سنّت

عن البراء رضی اللہ عنہ قال: قال النّبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم :اِنَّ اَوَّلَ ما نبدَاُبِہٖ فی یومِنا ھذا نُصَلّی ثُمَّ نرجِعُ فننحر مَنْ فَعَلَہٗ فقد اَصَابَ سنّتنَا (صحیح بخاری، کتاب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج (عید الاضحیٰ) کے دن کی ابتداء ہم نماز سے کریں گے پھر واپس آ کر قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنّت (طریقے) کے عین مطابق کیا۔

بہترین قربانی

عَنْ ابی اُمامۃ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خیر الاضحیۃ الکَبْشُ وخیرُ الکفنِ الحُلَّۃُ (سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بہترین قربانی مینڈھے کی ہے اور بہترین کفن حلّہ ہے (یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں، ترمذی)

(ف) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے اس سے بہرحال کسی قدر ترجیح تو معلوم ہوتی ہے...... واللہ اعلم بالصواب......

استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلّی الله عليه وسلّم: من وجد سَعَةً لأَنَ يُضحِّيَ فلم يُضَحِّ فلا يحضر مصلّانا

(رواہ الحاکم مرفوعا ھکذا، وصححہ، وموقوفا ولعلہ اشبہ، الترغیب والترہیب ص ۱۰۰، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی قربانی کی وسعت رکھتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔

(ف) یعنی غصہ اور ناراضی کا اظہار فرمایا......

سینگوں والا چتکبرا مینڈھا

عن عائشة اَنَّ رسول الله صلّی الله عليه وسلّم امر بكبشٍ اقرن يطأ فی سواد و يبرک فی سواد وينظر فی سواد فاتی بهٖ ليضحی بهٖ قال لعائشة هَلُمّی المدية ثم قال اشحذيها بحجر ففعلت ثم اخذها واخذالكبش فاضجعه ثم ذَبحَهٗ ثم قال بسم الله اَللّٰهُمَّ تقبَّل من محمّد واٰلِ محمّد ومِنُ اُمَّةِ محمّد ثمَّ ضحّٰی بهٖ.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے سینگ والا ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جو چلتا ہو سیاہی میں (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں) اور بیٹھتا ہو سیاہی ہو (یعنی اسکا پیٹ بھی سیاہ ہو) اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنی اسکی آنکھوں کے گرد سیاہ رنگت ہو) پھر ایسا مینڈھا آپ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ چھری لایئے پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لیجئے انہوں نے ایسا ہی کیا پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو لے کر لٹا دیا پھر آپ نے فرمایا:

بسم اللہ...... یا اللہ قبول فرمایئے محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرف سے پھر اس کی قربانی کردی...... (صحیح مسلم ص۱۵۶، ج۲)

(ف) معلوم ہوا کہ قربانی کیلئے خوب اہتمام کرنا چاہئے اور اپنی استطاعت کے مطابق اچھے سے اچھا جانور ڈھونڈنا چاہئے۔ اور ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کرنا چاہئے تاکہ جانور کو کند چھری کی وجہ سے زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور لٹا کر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنا چاہئے۔ اور یہ کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون اور مستحب ہے۔

غریبوں فقیروں کیلئے عظیم خوشخبری

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لرجل اُمِرْتُ بیوم الاضحٰی عیدًا جعلہ اللہ عزوجلَّ لھذہ الاُمَّۃِ فقال الرجل ارَاَیت ان لم اجد اِلَّامنیحَۃً اُنثٰی اَفاُضَحِّی بھا قال لا ولکن تاخذ من شعرک وتقلّم اظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذٰلِک تمام اضحِیّتکَ عند اللہ عزّوجلَّ.

(سنن نسائی باب کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا مجھے دس ذوالحجہ کے دن عید منانے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کیلئے مقرر فرمایا ہے اس شخص نے عرض

کیا کہ اگر میرے پاس ایک بکری کے سوا اور کچھ نہ ہو تو کیا میں اسی کی قربانی کردوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں لیکن تم اپنے بال کاٹو، ناخن تراشو، موچھیں کترو، اور اپنے زیر ناف بال مونڈ و اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری قربانی کیلئے کافی ہے۔

(ف): یقیناً جس شخص کی ملکیت میں صرف ایک دودھ والی بکری ہو تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے کیونکہ قربانی کے وجوب کے لئے نصاب کا مالک ہونا ضروری ہے۔ اور علاّمہ سندھیؒ کے نزدیک یہ معنیٰ بھی ہوسکتا ہے کہ ''منیحہ'' اس بکری کو کہتے ہیں جو کسی اور نے اسے عاریتہً دودھ پینے کیلئے دی ہو تو یقینی بات ہے کہ وہ بکری اس کی مِلک ہی نہیں ہے اور دوسرے کی مملوکہ چیز کی قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ بہر حال کچھ بھی ہو...... وہ صاحب قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تھے تو رحمۃ اللعالمین نے انہیں قربانی کا اجر حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتا دیا اور اس غریب و نادار شخص کو بھی عید کی خوشیوں اور رحمتوں میں پوری طرح شریک کرلیا......اس حدیث شریف میں فقراء کیلئے بڑی خوشخبری ہے۔

گوشت رکھ سکتے ہیں

عن سلمة الاكوع قال قال النبى صلّى الله عليه وسلّم: من ضحّى منكم فلا يصبَحنَّ بعد ثالثة وّفى بيته منه شئٌ فلمّا كان العام المقبل قالوا يارسول الله نفعل كما فعلنا عام الماضى قال كلوا واطعموا وادّخِروا فانّ ذلك العام كان بالنّاسِ جَهُدٌ فاردتّ أَنُ تعينُوا فيها.

(صحیح بخاری باب مایوکل من لحوم الاضاحی وما یُتزَ ودمنھا)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس نے قربانی کی تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ باقی نہیں رہنا چاہیئے، اس سے اگلے سال صحابہ نے عرض کیا اس سال بھی پچھلے سال کی طرح کریں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب (اس سال) کھاؤ، کھلاؤ اور (چاہو تو) جمع کرو پچھلے سال تو لوگ (معاشی) تنگی میں مبتلا تھے اس لئے میں نے چاہا کہ ان حالات میں تم لوگوں کی مدد

کرو۔

(ف): اس بارے میں کافی ساری روایات موجود ہیں جن سب کا نچوڑ، خلاصہ اور فیصلہ اس روایت میں آگیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ قربانی کا تمام گوشت تین دن میں کھالیا جائے اور تقسیم کردیا جائے یہ حکم اس وقت کے حالات کے مطابق ارشاد فرمایا گیا تھا مدینہ منورہ کے اردگرد قحط اور فاقے نے ڈیرے ڈال دیئے تھے۔ مگر جب حالات درست ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد بھی قربانی کا گوشت کھانے اور اسے جمع کرنے اور سکھا کر رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

گوشت چلتا رہا مکہ سے مدینہ تک

عَنْ ثوبان قال ذَبَح رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ضحِیّتہٗ ثم قال یا ثوبان أصلح لحم ھذہٖ فلم أزل اطعمہ منھا حتی قدِم المدینۃَ. (صحیح مسلم ص ۱۵۹، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح فرمائی پھر ارشاد فرمایا اے ثوبان اس کا گوشت بنا کر رکھ لو پھر میں برابر اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتا رہا یہاںتک کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

(ف): معلوم ہوا کہ سفر میں توشہ ساتھ رکھنا توکل کے منافی نہیں ہے اور قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ دوسری روایت میں تصریح ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقع کا ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔

ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی

عَنْ عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا أَنّ النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم دَخلَ عَلیھا وحاضت بسَرف قَبلَ أَنْ تَدْخُلَ مکّۃ وَھِیَ تبکِي فقال مالکِ اَنفِسْتِ

قالت نعم قال إِنّ هذا امر كتبَهُ الله عَلٰى بناتِ اٰدَمَ فاقضِى مايقضىِ الحاج غيران لا تطوفى بالبيتِ فلما كنّا بمِنٰى أُتِيت بلحم بَقَرٍ فقلت ما هذا قال ضَحّٰى رَسُولُ الله صلّى الله عليه وسلّم عَنُ ازواجه بالبَقَر. (صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب الاضحیہ للمسافر والنسآء)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ (حجۃ الوداع کے سفر کے دوران) آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مقام سرف میں حائضہ ہوگئی تھیں۔ اس وقت (جب حضور ﷺ تشریف لائے) آپ رو رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا؟ کیا حیض آ گیا انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ تو ایسا معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں (یعنی عورتوں) کیلئے مقرر فرمادیا ہے آپ حاجیوں کی طرح تمام اعمال حج ادا کرتی رہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) پھر ہم جب منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

(ف): معلوم ہوا کہ جو لوگ حج پر جاتے ہیں اور حج تمتع اور حج قرآن کے بعد جو دمِ شکر دیتے ہیں وہ قربانی کی طرف سے کافی نہیں ہوتا بلکہ قربانی ایک مستقل واجب ہے جسے پورے اہتمام کے ساتھ ادا کرنا چاہئے...... خواتین کیلئے بھی لازم ہے کہ وہ اس کا اہتمام کریں...... جیسا کہ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ گائے کی قربانی خواتین کی طرف سے تھی......

اونٹ، گائے کے سات حصّے

عَنُ جابرٍ قال نَحَرُنَا مَعَ رَسُولِ الله صلّى الله عليه وسلّم بالحُديبيةِ البدنه عن سبعةٍ والبقرة عن سبعةٍ (سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں قربانی کی اونٹ سات آدمی

کی طرف سے اور گائے سات آدمی کی طرف سے۔

دو مینڈھے

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انکفأ الی کبشین اقرنین املحین فذبجھما بیَدہ.

(صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب فی اضحیۃ النبی ﷺ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والے دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح فرمایا۔

(ف) اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ بہتر، افضل اور مستحب ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ آقا مدنی ﷺ کے اس طریقے کو اپنے اندر اور اپنی اولاد میں جاری رکھیں یہ عمل دل میں مضبوطی اور شجاعت بھی پیدا کرتا ہے......اور تو اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض اپنی بیٹیوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنی قربانی کا جانور خود ذبح کریں چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

أَمَرَ ابو موسیٰ بناتَہٗ أَن یضحّین بایدیھِنِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنی قربانی ذبح کریں۔ (صحیح بخاری باب من ذبح ضحیۃ غرہ)

عیدگاہ کے پاس ذبح

کانَ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یذبَحُ وینحَرُ بالمصلّٰی

(صحیح بخاری کتاب الاضاحی باب الاضحیٰ والمنحر بالمصلّٰی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر عیدگاہ میں فرمایا کرتے تھے۔

(ف): حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی حضور اکرم ﷺ کی اتباع میں اسی جگہ عیدگاہ کے پاس ذبح اور نحر کرتے تھے جس جگہ حضور اکرم ﷺ ذبح اور نحر فرماتے تھے۔

یاد رہے کہ عام جانور کیلئے ذبح کا لفظ اور اونٹ کیلئے عموماً نحر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اس طرح کھلے عام ذبح کرنے میں جہاں دوسروں کیلئے اس مبارک عمل میں ترغیب کا سامان ہے وہاں غرباءاور مساکین کیلئے بھی بے حد فائدہ اور سہولت ہے۔

اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کیلئے ذبح کرے

ابو الطفیل عامر بن واثلة قال کنت عند علی بن ابی طالب فاتاہ رجل فقال ماکانَ النبی صلّی اللہ علیه وسلّم یسرّ الیک قال فغضِبَ وقال ماکان النبی صلّی اللہ علیه وسلّم یُسِرُّ الیّ شئیا یکتمه النّاس غیرَ انه قد حدّثنی بکلماتِ اربع قال فقال ماھُنّ یاامیر المومنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ مَنُ ذَبح لغیر اللہ ولعن اللہ من اویٰ محدثا ولعن اللہ مَنُ غَیَّـر مَنـارَالارض. (صحیح مسلم ص۱۶۰، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ بیان فرماتے ہیں کہ

میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا کہ وہ کونسی باتیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ (اہل بیت) کو دوسرے لوگوں سے چھپا کر ارشاد فرماتے تھے راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی خفیہ بات نہیں بتاتے تھے جسے آپ اور لوگوں سے چھپاتے ہوں ہاں آپ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں اس آدمی نے کہا اے امیرالمؤمنین وہ کونسی باتیں ہیں فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی لعنت اس شخص پر جو اپنے والد پر لعنت بھیجے اور اللہ کی لعنت اس شخص پر جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو مجرم (یا بدعتی) کو پناہ دے اور اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کی علامات کو خراب کرے۔

(ف): معلوم ہوا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری امت کو دین سکھایا اور اپنے اہل بیت کیلئے کوئی مخصوص وصیتیں یا احکامات اور لوگوں سے چھپا کر ارشاد نہیں فرمائے۔اور یہ کہ ہر جاندار میں جان اللہ پاک نے رکھی ہے بس اللہ تعالیٰ ہی کیلئے اور اللہ

تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی کی جان لینا جائز بنتا ہے پس جو شخص غیر اللہ کیلئے ذبح کرے گا وہ بہت بڑا ظلم کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان مبارک نصیحتوں کو لکھ کر اپنی تلوار کے غلاف میں محفوظ کر رکھا تھا۔ اور اس روایت سے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے اس علم کو تلوار کے نیام میں چھپائے نہیں رکھا بلکہ اور لوگوں تک پہنچایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ فرمائی تقیہ نہیں فرمایا۔

غَیَّر منار الارض کا مطلب یہ ہے کہ وہ علامات جو زمین کی حد متعین کرتی ہیں ان کو مٹا کر یا گرا کر دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرنا۔ یہ عمل قابل لعنت ہے۔

دس سال مسلسل قربانی

عَنْ ابن عُمَرَ قالَ اقام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بالمدینۃِ عَشْرَ سنین یُضَحّی (سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا آپ ہر سال قربانی کرتے رہے۔

قربانی صرف تین دن

أَنّ ابن عمر قال الأَضحٰی یومان بَعْدَ یوم الاضحٰی (جمع الفوائد ص۵۳۹، ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دو دن ہیں دس ذوالحجہ کے بعد۔

(ف): یعنی عید الاضحیٰ جو دس ذوالحجہ کو ہوتی ہے اس کے دو دن بعد تک قربانی کی جا

سکتی ہے۔ گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو۔اس کے بعد درست نہیں یہی امت مسلمہ کے سواد اعظم کا مسلک اور طریقہ ہے۔

خون اونچے مقام تک جا پہنچا

عَنْ عائشة انّ رسول الله صلّی الله علیه وسلّم قال ماعمل اٰدمِیٌّ مِنْ عَمَلِ یوم النحر أَحبَّ الی الله مِنْ إِهراق الدّم انه لیأتی یوم القیٰمة بقرونها واشعارها وأَظْفَارِها فها وانّ الدّم لیقَعُ مِنَ الله بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا.

(سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کا کوئی عمل قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام پالیتا ہے اس لئے خوب خوشدلی سے قربانی کیا کرو۔

(ف): عیدالاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب عمل قربانی کا جانور ذبح کرنا ہے۔بس بات ہی ختم ہوگئی اب کسی کی فلاسفری اور چوں چوں سے متاثر نہیں ہونا چاہئے آج کی دنیا سر سے پاؤں تک اسراف، فضول خرچی، بخل اور نمائشی اخراجات میں ڈوبی ہوئی ہے مگر اس کے باوجود کچھ تاریک ذہن لوگوں کو دو چار ہزار روپے کی قربانی کے بدلے دنیا بھر کے غریبوں کی یاد ستانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ لوگ شیطان اور شیطانی طاقتوں کے نمائندے اور بھیڑ کی صورت میں بھیڑیئے ہیں یہ ہم سے ہماری دینی خوشیاں چھیننا چاہتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کی ایک نہ سنیں اور قربانی کے معاملے میں مزید ترقی کریں۔

سینگ اور کھر وغیرہ کسی کام نہیں آتے مگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتے ہیں اب خود ہی

اندازہ لگالیں کہ قربانی کا کیا مقام ہے۔اس حدیث کی کچھ تشریح پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے۔

آقا مدنی ﷺ کی طرف سے قربانی

عَنْ عَلِيٍّ انّه كَانَ يُضحّي بكبشين احدهما عن النبى صلّى الله عليه وسلّم والآخر عن نفسهٖ فقيل له فقالى امرنى بهٖ يعنِى النبى صلّى الله عليه وسلّم فلا ادعه ابدًا

(سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے ان سے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا مجھے اس کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اس لئے میں اس عمل کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔

(ف):اب بھی کئی خوش نصیب یہ سعادت حاصل کرتے ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی جائز نہیں

عن البَرَآء بن عازبٍ رفعه قال لايضحّٰى بالعرجاء بَيّنٌ ظَلْعُها ولا بالعوراء بَيّن عَورها ولا بالمريضةِ بَيّنٌ مَرضُها ولا بالعجفاء الّتى لاتُنقِى.

(سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں کہ قربانی نہ کی جائے ایسے لنگڑے جانور کی جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور نہ ایسے کانے جانور کی جس کا کانا پن ظاہر ہو اور نہ ایسے بیمار جانور کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے کمزور جانور کی جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو......

(ف): قربانی کی اجازت ملنا انسان کی سعادت ہے کہ ربّ نے اس سے کچھ مانگا اور پھر اسے قبول بھی فرمایا...... حالانکہ سب کچھ ربّ ہی کا دیا ہوا ہے۔ پھر کیوں نہ بڑھ

چڑھ کر اس سعادت سے اپنی جھولی بھری جائے اور کیوں نہ صحیح سالم صحتمند اور خوبصورت جانور پیش کرتے ہوئے عرض کیا جائے یا ربّ آپ کیلئے تو جان بھی ہمہ وقت حاضر ہے۔

کان کٹا نہیں

عَنْ عليٍّ قالَ نهٰى رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم اَن نُضحِّيَ باعضب القرن والاُذنِ

(ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی کریں جس کا سینگ ٹوٹا ہوا یا کان کٹا ہوا ہو۔

تین چیزیں......پہلے ممنوع اب جائز

عن ابن بريدة عن أبيهٖ قال قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم انى كنت نهيتكم عن ثلاث عن زيارة القُبور فزروها ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحى بعد ثلاث فكلوا منها و امسكوا ماشئتم ونهيتكم عن الاشرية فى الاوعية فاشر بوا فى اىِّ وعاءٍ شئتم ولا تشربرا مُسكِرًا

(سنن نسائی کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا قبروں پر جانے سے پس اب تم قبروں پر جا سکتے ہو قبروں کی زیارت تمہارے لئے زیادتی خیر کا ذریعہ بنے گی اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا مگر اب تم کو اجازت ہے کہ کھاؤ اور جب تک چاہو سنبھال رکھو اور میں نے تمہیں بعض (مخصوص) برتنوں میں (نبیذ) پینے سے روکا تھا مگر اب تمہیں اجازت ہے کہ جس برتن میں

چاہو پیو (البتہ) نشہ آور چیز نہ پیو۔

(ف): شرک کی جڑ کاٹنے کیلئے زیارت قبور سے روکا گیا تھا پھر جب دل سیدھے اور عقیدے درست ہو گئے تو اجازت مل گئی...... کیونکہ سیدھے دل اور درست عقیدے والا شخص قبروں کو دیکھ کر اور سدھر جاتا ہے اور دنیا کے فانی ہونے کا یقین اس کے دل میں اور پختہ ہو جاتا ہے اور اسے یہ فکر لگ جاتی ہے کہ قبر اور آخرت کی بھی تیاری کرلوں۔ اسی طرح مسلم معاشرے سے شراب کی جڑ کاٹنے کیلئے ان تمام برتنوں میں کھجور کا شربت (نبیذ) تک پینے سے روک دیا گیا جو مئے کشی کیلئے استعمال ہوتے تھے تاکہ قلوب میں شراب کی نفرت بھر جائے۔ پھر جب مقصد حاصل ہو گیا تو برتنوں پر سے پابندی ہٹ گئی۔ اسی طرح لوگوں کے فقر و فاقہ کی وجہ سے قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنے سے روکا گیا مگر بعد میں اس کی اجازت عطا فرما دی گئی۔

امت پر شفقت

عن جابر قال ذبح النّبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم یوم الذَّبُح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجھھما قال: انی وجھت وجھی للذی فطرا لسمٰوٰت والارض علٰی ملۃ ابراھیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی لِلّٰہ رب العالمینِ لاشریک لہ وبذٰلک امرت وانا من المسلمین اللّٰھُمَّ منک ولکَ عن محمّد وامتہٖ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذَبَحَ.

(رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی)

وفی روایۃ لاحمدوابی داؤد والترمذی ذبح بیدہٖ وقال بسم اللہ و اللہ اکبر اللّٰھُمّ ھذا عَنّی وعمّن لم یُضَحّ مِنُ اُمَّتِی.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربان کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہی وسفیدی مائل، سینگوں والے دو خصی میڈھوں کی قربانی کی جب آپ نے ان کا رخ صحیح قبلہ کی طرف کرلیا تو یہ دعا پڑھی انی وجھت

وجھی للذی...... اللّٰھم منک ولک عن محمّد وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر (میں نے اپنا رخ اس اللہ کی طرف کرلیا جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے طریقے پر ابراہیم علیہ السلام کے ہرطرف سے یکسو ہوکر میں شرک والوں میں سے نہیں ہوں، میری نماز وعبادت اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کیلئے ہے اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں اور مجھے اس کا حکم ہے اور میں حکم ماننے والوں میں ہوں اے اللہ یہ قربانی تیری ہی طرف سے اور تیری ہی توفیق سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے محمد کی طرف سے اور ان کی امت کی طرف سے بسم اللہ واللہ اکبر) یہ دعا پڑھ کر آپ نے مینڈھے پر چھری چلائی اور اس کو ذبح کیا......دوسری روایت میں آخری حصہ اس طرح ہے کہ آپ نے اللّٰھمّ منک ولک کہنے کے بعد اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور زبان سے کہا بسم اللہ واللہ اکبر (اے اللہ یہ میری جانب سے اور میرے ان امتیوں کی جانب سے جنہوں نے قربانی نہ کی ہو)

(معارف الحدیث ص ۳۰۴، ج ۳)

پوری عمر والا

عَنْ جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لاتذبحوا الا مُسِنَّةً اِلّا ان یَعُسَرَعلیکم فتذبحوا جذعَةً من الضّان.

(ابوداوٗد کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (قربانی میں) ذبح نہ کرو مگر مسنّہ (پوری عمر کا جانور) ہاں اگر مسنّہ ملنا مشکل ہو تو بھیڑ، دنبہ کا جَذْعَہ (ایک سال سے کم اور چھ ماہ سے زائد والا) ذبح کرو۔

(ف): بکریوں میں مسنّہ وہ ہے جس کی عمر ایک سال پوری ہوچکی ہو۔

ایک سال سے کم عمر کا دنبہ

عَنْ ابی کباش قال جَلَبْتُ غَنَمًا جَذَعًا اِلی المدینَةِ فکسدت علیّ

فلقيت ابا هريرة فسَألتُهُ فقال سمعت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم يقول نِعُم أَو نِعُمَتِ الأُضُحِيةُ الجذع من الضان قال فانتهبه الناس.

(سنن ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت ابو کباش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چھ مہینے کی عمر کے دنبوں کا ریوڑ لے کر مدینہ منورہ آیا مگر وہ نہ بکے پھر میری ملاقات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے پس (یہ سنتے ہی) لوگوں نے ان دنبوں کو جلدی جلدی خرید لیا۔

(ف): بھیڑ اور دنبہ اگر ایک سال سے کم اور چھ ماہ یا اس سے زائد کا ہو مگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا نظر آتا ہو تو اس کی قربانی بلاشبہ جائز ہے۔ حدیث شریف میں اسی کا تذکرہ ہے۔

قربانی کے جانور کی آنکھوں اور کانوں کا معائنہ

عَنُ عليٍّ رضى الله عنه قال البقرة عن سبعةٍ قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قُلتُ فالعرجاء قال اذا بلغتِ المنسکَ قلتُ فمكسورة القرن فقال لابأسَ اُمِرنا او أَمَرَنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أَنُ نستشرِف العينين والاُ ذنين.

(ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گائے کی قربانی سات افراد کیلئے کافی ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا اگر وہ (قربانی کیلئے خریدنے کے بعد) بچہ جنے؟ فرمایا اس کو بھی گائے کے ساتھ ذبح کردو۔ میں نے پوچھا لنگڑی کا کیا حکم ہے تو ارشاد فرمایا اگر (خود چل کر) قربان گاہ تک پہنچ جائے تو ٹھیک ہے میں نے پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو اس کا کیا حکم ہے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم قربانی والے جانور کی آنکھوں اور کانوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔

(ف): دوسری روایت میں ہے کہ سینگ ٹوٹے ہوئے جانور کی قربانی سے منع کیا گیا

ہے علماء کرام نے دونوں احادیث کو جمع فرمایا ہے کہ اگر سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے تو قربانی منع اور اگر اوپر سے ٹوٹ گئے تو جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضور ﷺ اور مسلمانوں کا عمل

أَنّ رَجُلاً سَئَل ابن عمر عن الاضحية أَواجِبةٌ هِيَ فقال ضحّٰی رسول الله صلّى الله عليه وسلّم والمسلمون فاعادها عليه فقال أَتَعْقِلُ ضحّٰی رسول الله صلّى الله عليه وسلّم والمسلمون. (ترمذی ابواب الاضاحی)

ترجمہ: ایک صاحب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں پوچھا کہ آیا یہ واجب ہے؟ آپ نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس شخص نے اپنا وہی سوال دھرایا تو آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے نہیں؟ (کہ اس کا کیا مطلب ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

بال اور ناخن نہ تراشیں

عن اُمّ سلمة انّ النّبی صلّى الله عليه وسلّم قال اذارأيتم هلال ذی الحجه واراد احدكم ان يُضحِّیَ فليمسک عن شعرِهٖ وأظفَارِه. (صحیح مسلم ص ۱۶۰، ج ۲)

ترجمہ: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے) سے رکا رہے۔

(ف): اکثر اہل علم کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے اور علماء کرام نے اس کی مختلف حکمتیں ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ بعض علماء کا ارشاد ہے کہ وہ اپنے جسم کے تمام اجزاء کے ساتھ قربانی کے وقت جہنم کی آگ سے نجات پائے بعض علماء کا فرمانا ہے کہ حجاج کرام

کے ساتھ جزوی مشابہت کیلئے یہ حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ یہ بھی ممکن ہے کہ جانور کی قربانی کے ساتھ اپنے جسم کے بعض اجزاء کی قربانی بھی پیش کروانا مقصود ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کھال نہ بیچیں

عَنْ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم من باع جلْدَ اُضحِیتِہٖ فلا اُضحیتَہ لہٗ (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد الترغیب والترھیب ص۱۰۰، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی قربانی کی کھال فروخت کردی تو اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

(ف): اس لئے شرعی مسئلہ پہلے گزر چکا ہے کہ اگر کھال فروخت کردی تو اس کی قیمت صدقہ کردے۔

فخر کی تباہی

عَنْ ابن عباس قال نھٰی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم عن معاقَرۃ الأَعراب. (ابو داؤد کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جانوروں کے کھانے سے منع فرمایا جنہیں (عرب کے) بدّو فخر کے طور پر ذبح کرتے ہیں۔

(ف): دورِ جاہلیت میں لوگ دکھاوے کیلئے اور ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے کیلئے جانور ذبح کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانوروں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا جنہیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور ریاکاری کیلئے بطور فخر ذبح کیا جاتا تھا...... اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ کیلئے رکھیں اور

فخریہ مقابلے بازی اور دکھلاوے میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کو نیچا دکھلانے کیلئے جانور خریدیں اور ذبح کریں اور نہ ہی قربانی کو محض ایک رسم سمجھ کر حرام طریقوں سے جانور حاصل کر کے ذبح کریں۔

کون ذبح کرے؟

عَنْ جابر بن عبدالله أَنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم نَحر بَعْضَ بُدنِهٖ بيدهٖ ونحر بعضها غيره. (سنن نسائی کتاب الضحایا)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور ان میں سے بعض کو دوسرے لوگوں نے ذبح کیا۔

(ف): اونٹوں کی تعداد زیادہ تھی اکثر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ذبح فرمائے جبکہ بعض کو حضرات صحابہ کرام نے ذبح کیا۔ الغرض اپنی قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون اور پسندیدہ ہے اور کسی دوسرے سے ذبح کروانا بھی جائز ہے۔

ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ

عَنْ شدّاد بن اوسٍ قال اثنتان حَفِظتُهُما عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال انّ الله كتب الاحسان عَلٰى كُلّ شيءٍ فاذا قتلتم فأحسِنُوا القِتلةَ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحدّ احد كم شفرته وليُرح ذبيحَتَهٗ. (سنن نسائی)

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کی ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں میں احسان (بھلائی حسن سلوک اور اچھائی) کا حکم دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو آسان طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو تم

میں سے کوئی شخص ذبح کرنے لگے تو اپنی چھری کو تیز کرلے اور ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

تیز اور آرام دہ ذبح

ورُوِیَ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: امر النّبِیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم بحَدِّ الشفار وأن توارىٰ عن البهائم وقال اذا ذبح احدكم فَلْيُجْهِز. (رواہ ابن ماجہ)

(الترغیب والترہیب ص ۱۰۱، ج ۲)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا چھریوں کو تیز کرنے کا اور انہیں جانوروں سے چھپانے کا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو تیزی سے ذبح کرے۔

(ف): ان تمام امور میں جانور کے لئے آسانی، راحت اور سہولت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

عید کا افضل ترین عمل

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی یوم أَضحٰی ماعَمِلَ آدَمِیٌّ فی هذا الیوم أَفضل من دم يهراق الّا ان يكون رَحِمًا تُوصَلُ.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، وفی اسنادہ یحیی بن الحسن الخشنی لایحضرنی حالہ۔ الترغیب والترہیب ص ۹۹، ج ۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ (عید الاضحیٰ) کے دن کے بارے میں فرمایا:

آدمی کا کوئی عمل اس دن خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ افضل نہیں ہے مگر یہ کہ صلہ رحمی کی جائے (یعنی اس قریبی رشتہ دار سے تعلق جوڑا جائے جس سے قطع تعلق کیا ہوا ہو)۔

جانور کو نہ ڈراؤ نہ ستاؤ

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: مَرَّ رسولُ الله صلّی الله علیه وسلّم عَلٰی رَجُلٍ وَاضِعٍ رِجْلَه عَلی صفحةِ شاةٍ وهُوَ یُحِدُّ شَفْرَتَه وهی تلحَظ إلیهِ بَبَصرها قال: أَفلا قبل هذا؟ او تریْد أنْ تمیتَهَا موتتین.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ورجالہ رجال الصحیح الترغیب والترہیب ص ۱۰۱، ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جو ایک بکری (کو گرا کر اس) پر اپنا پاؤں رکھے کھڑا تھا اور اپنی چھری کو تیز کر رہا تھا اور بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا اس (کو گرانے) سے پہلے یہ کام نہیں کر سکتے تھے کیا تم اس کو دو بار مارنا چاہتے ہو۔

(ف): حاکم کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا تم نے اسے گرانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کی...... مطلب یہ ہے کہ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے وہ خوفزدہ ہو جائے منع ہے۔

ہر بال کے بدلے نیکی

عَنْ زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلّی الله علیه وسلّم ماهذه الاضاحی یارسول الله قال سنة ابیکم ابراهیم علیه السلام قالوا فمالنا فیها یا رسول الله قال بکل شعرةٍ حسنة قالوا فالصوف یا رسول الله قال بکلّ شعرة من الصوف حَسَنةً.

(احمد، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے

صحابہ نے عرض کیا پھر ہمارے لئے ان قربانیوں میں کیا اجر ہے یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر بال کے بدلے ایک نیکی انہوں نے عرض کیا کیا اون کا بھی یہی حساب ہے (کہ ہر ریشہ کے بدلے ایک نیکی) یارسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی۔

خون کا پہلا قطرہ......نویدِ بخشش

عن ابی سعیدٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یا فاطمۃ قومی إلی اضحیتک فاشھَدیھا، فانّ لکِ باوّل قطرۃ تقطر من دَمِھَا ان یُغفَرلَکِ ماسَلَفَ من ذنوبک. قالت! یا رسول اللہ أَلنَا خَاصَّۃٌ اھل البیتِ أولنا وللمسلمین قال بل لنا وللمسلمین. (رواہ البزاز، وابوالشیخ ابن حبان فی کتاب الضحایا وغیرہ وفی اسنادہ عطیۃ بن قیس وثق وفیہ کلام ورواہ ابوالقاسم الاصبہانی عن علیٍ بلفظ آخر وقد حسَّن بعض مشایخنا حدیث علی ہذا واللہ اعلم الترغیب والترہیب ص۱۰۰، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ اٹھو اپنی قربانی کی طرف اور ذبح کے وقت اس کے پاس موجود رہو کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی تمہارے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے...... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فضیلت خاص طور پر ہم اہل بیت کیلئے ہے یا ہمارے اور تمام دوسرے مسلمانوں کیلئے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے لئے بھی ہے اور دوسرے تمام مسلمانوں کیلئے بھی ہے۔

(ف): دوسری روایت میں بیان ہو چکا ہے کہ خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے جبکہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا مقام پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا ایک لازمی خاصہ ہے کہ انسان کی بخشش ہو جائے گی۔ سبحان اللہ بہت اعلیٰ بشارت ہے

قربانی ذبح کرتے وقت اس کا مراقبہ کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں

وَرُوِیَ عن علیّ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلّم قال یاایھا الناس ضحّوا واحتسبوا بدمائھا فانّ الدَّم وان وقع فی الارض یقعَ فی حرز اللہ عزَّوجَلَّ...... رواہ الطبرانی فی الاوسط (الترغیب والترہیب ص۱۰۰، ج۲)

روایت کیا گیا ہے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو قربانی کرو اور اس کے خون پر اللہ تعالیٰ سے اجر کے امیدوار رہو بے شک خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں جا پہنچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا محبوب خرچہ

رُوِیَ عَنُ ابن عبّاس رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ماأُنفُقَتِ الوَرقُ فی شیٌ أَحَبَّ الی اللہ مِنُ نحریُنُحَر فی یوم عید.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاصبھانی۔الترغیب والترہیب ص۱۰۰، ج۲)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس چاندی کو خرچ کر کے عید کی قربانی کا جانور خریدا گیا ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر خرچے سے زیادہ محبوب ہے۔

(ف): الورق عربی زبان میں چاندی کو کہتے ہیں اس زمانے میں عمومی طور پر خرید وفروخت چاندی کے سکے یعنی درہم کے ذریعہ ہوتی تھی۔ اب چونکہ کاغذی کرنسی کا چلن ہے اس لئے یہ فضیلت روپے خرچ کرنے پر بھی ہوگی۔

ستّر گنا

عَنْ عَلِيٍّ أَنّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم قال:

يا فاطمة قومي فاشهدى اضحيتك فانّ لك باول قطره تقطر من دمها مغفرةٌ لكلّ ذنب اما انّه يُجاءُ بلحمها ودَمِها توضَعُ فى ميزانك سبعين ضعفا.

(رواہ ابو القاسم الاصبہانی عَن علیؓ وقد حسَّن بعض مشائخنا حدیث علی ہذا واللہ اعلم، الترغیب والترہیب ص ۱۰۰، ج ۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے فاطمہؓ اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس (ذبح کے وقت) موجود رہو بے شک اس کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی تمہارے لئے تمام گناہوں سے مغفرت لکھ دی جائے گی اور یہ قربانی قیامت کے دن اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستّر گنا بڑھا کر تمہارے میزان (حسنات) میں رکھی جائے گی۔

جہنم سے آڑ

ورُوِیَ عن الحسين بن علی رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم مَنْ ضحّٰى طَيِّبَةً نَفْسهُ محتسبًا لاضحيتهٖ كانت له حجابا من النّار.

(رواہ الطبرانی فی الکبیر، الترغیب والترہیب ص ۱۰۰، ج ۲)

ترجمہ: روایت کیا گیا ہے، حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے خوشدلی کے ساتھ اور اجر کی امید سے قربانی کی تو یہ قربانی اس کے لئے جہنم سے حجاب (یعنی آڑ اور بچنے کا ذریعہ) بن جائے گی۔